بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

قادیان

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے

ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵	۲۹ ماہ شہادت ۱۳۲۶ھش	۷ جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ	۲۹ اپریل ۱۹۴۷ء	نمبر ۱۰۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۸ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت ضعف دل کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں:

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

میٹرک کے طلباء کی جو دینیات کلاس ایک ماہ کے لئے جاری کی گئی تھی۔ وہ آج ختم ہو گئی۔

آزادی کا انوکھا تصوّر

ہندوستان ایک ایسا بد قسمت ملک ہے۔ کہ یہاں بڑے بڑے لوگوں کو بھی جو سوجھتی ہے۔ دنیا جہاں سے انوکھی سوجھتی ہے۔ آج شاید دنیا بھر میں ایک بھی ایسا ملک نہیں۔ جہاں انسان کی مذہبی آزادی پر قانونی پابندیاں ہوں یہ تو ہو سکتا ہے ملکی قانون ایسا ہو کہ بعض مذاہب والے کسی خاص عمل حصہ مذہب پر آزادی سے عمل پیرا نہ ہو سکتے ہوں مگر یہ کہیں نہیں ہے۔ کہ سرے سے مذہب اختیار کرنے یا چھوڑنے پر پابندیاں ہوں۔ یہ صرف سرزمین ہندوستان ہی ہے۔ جہاں کے مقتدر لیڈروں کے دماغ میں ازمنہ وسطیٰ کا یہ انوکھا خیال ازسرنو سمایا ہے۔

ہمیں دیر سے اس بات کا کھٹکا لگا تھا۔ کہ جس طرح کے خیالات مسٹر گاندھی اور دیگر ورن آشرمی ہندو مختلف اوقات میں اس بارے میں ظاہر کرتے رہے ہیں۔ ہندوستان کی آزادی کی صورت میں ایسی پابندیاں لگانے کی کوشش ضرور کی جائے گی۔ چنانچہ ہمارا خدشہ بالکل درست ثابت ہوا ہے معلوم ہوا ہے کہ جو بنیادی حقوق کی کمیٹی موجودہ دستور ساز اسمبلی نے جو ورن آشرمی ہندوؤں کے زیر اثر ہے بنائی گئی ہے۔ اس نے ایک ایسی قرارداد بھی منظور کی ہے۔ جس کے رو سے آزاد ہندوستان میں تبدیلی مذہب سے پہلے کسی مجسٹریٹ کو یہ یقین دلانا ضروری ہو گا۔ کہ مذہب کی تبدیلی جبراً نہیں ہے۔ رضامندانہ ہے اور کہ خواہ والدین مذہب تبدیل کر لیں۔ ان کی نابالغ اولاد کا مذہب ان کے ساتھ تبدیل نہیں ہو سکتا۔ یہ کام عدالت کا ہو گا۔ کہ فیصلہ کرے۔ کہ ان کی اولاد کا کیا مذہب ہے۔ کہ یہ نئی قسم کی آزادی خالص ورن آشرمی ہے۔

یہ قرارداد انسان کے بنیادی حقوق نہیں۔ بلکہ بنیادی ظلم و استبداد کی حامل ہے۔ آج وہ کونسی گورنمنٹ ہے۔ خواہ دہریہ ہی کیوں نہ ہو۔ جو اس طرح انسان کی روح پر بیجا تصرف کرنا اپنے اختیارات کے حدود کے اندر سمجھتی ہو تو قائم رہ سکے ایک انسان ایک مذہب کی تعلیم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے آج اس کا منکر ہے۔ کل وہ اپنی دانست میں اس کا صحیح ادراک کر لیتا ہے۔ اور اس کی روح اس تعلیم کو قبول کر لیتی ہے۔ تو کسی گورنمنٹ کا اس کی روح کی اس تبدیلی کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ کیوں وہ مجسٹریٹ کے پاس دوڑا دوڑا جائے۔ اور اپنی روح کی اس تبدیلی کے رضامندانہ ہونے کا یقین دلائے۔ گورنمنٹ تو کیا ایک باپ ایک ماں ایک بھائی ایک بیوی ایک شوہر غرضیکہ کسی قریبی سے قریبی رشتہ دار کا بھی حق نہیں۔ کہ کسی شخص کے مذہب میں اس قسم کی دخل اندازی کر سکے۔ اس سے تو دنیا کی تمام اخلاقی اور روحانی ترقی رک جائے گی۔ اور جو گورنمنٹ ایسے غیر فطرتی قوانین بنائے گی۔ وہ انسانیت کے لئے ایک لعنت ہو گی نہ کہ رحمت۔

تبدیل مذہب کرنے والے والدین کی نابالغ اولاد کے مذہب کے تعین کا قانون تو اور بھی گھناؤنا ہے۔ ایک شخص اپنی روح کی تسکین کے لئے ایک مذہب پسند کرتا ہے۔ وہ کسی کا حق نہیں مارتا۔ وہ گورنمنٹ کے نظم و نسق میں کوئی رخنہ نہیں ڈالتا۔ تو جو اولاد کی نعمت اللہ تعالےٰ نے اس کو دی ہوئی ہے۔ اپنی حسب مرضی اس کی تربیت کرنے سے اسکو محروم کرنا کہاں کا انصاف ہے۔ جب اس کی اپنی تبدیلی مذہب سے گورنمنٹ کا کچھ نہیں بگڑتا تو اس کی اولاد کا اس نئے مذہب میں تربیت پانا کس طرح گورنمنٹ کے نظم و نسق میں مخل ہے۔ کہ وہ اس سے یہ اس کا ابتدائی حق چھین کر اپنے اقتدار میں رکھنا چاہتی ہے۔ کیا ہندوستان میں جو آزاد حکومت قائم ہونے والی ہے۔ وہ کسی خاص مذہب کی حامی ہو گی۔ جب حکومت کا ایسا کوئی مذہب دستور حکومت میں تسلیم ہی نہیں کیا جائے گا۔ تو پھر گورنمنٹ کا کیا حق ہے۔ کہ کسی شخص کی نابالغ اولاد کے مذہب کا تعین کرے۔ اس کو والدین کی مرضی پر کیوں نہ رہنے دیا جائے۔ اس طرح تو کل ایسا قانون بھی بن سکتا ہے۔ کہ کوئی والدین اپنی اولاد کی تربیت اپنے مذہب پر نہ کریں۔ اس کا بھی فیصلہ مجسٹریٹ کیا کرے گا۔ خواہ مجسٹریٹ کی اپنی کوئی ضمیر ہی نہ ہو۔

اس قسم کی قرارداد پاس کرنا ہندوستان میں نئے فتنہ و فساد کا باب کھولنے کے مترادف ہے۔ اس سے کسی کو بھی کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ جو نادان اور متعصب ورن آشرمی ہندو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرح اسلام کی رو رک جائے گی۔ وہ غلطی پر ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ ہندو دھرم مٹ رہا ہے۔ اور چند دنوں تک اس کا نام و نشان بھی ہندوستان میں نہیں رہے گا خود یہ قرارداد پاس کرنے والے بھی اس حقیقت سے آشنا نہیں۔ وہ صرف سیاسی مصلحت کی بناء پر ایسی اختراعیں سوچتے ہیں۔ ان کو معلوم ہے۔ کہ ہندو شاستروں کی غیر مساویانہ تعلیم اکثریت کو اس سے بیزار کر چکی ہے۔ اور اچھوت اور دلت اقوام اسلام کی آغوش میں پناہ لینے کے لئے تیار ہیں۔ وہ ورن آشرمی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

سرمایہ داروں کا اقتدار قائم رکھنے کے لئے ان اقوام کو زیادہ سے زیادہ دیر تک جکڑا رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن اب ان کا فریب زیادہ دیر تک نہیں چل سکتا۔ اور یہ غیر منصفانہ دون آشرمی تہذیب جلد ہی مٹ کر تباہ ہو جانے والی ہے۔

ہم مسٹر جناح اور دیگر غیر جاتی سربراوردہ لیڈروں سکھ۔ جینی۔ اچھوت۔ عیسائی وغیرہم سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس فتنہ کا سد باب کریں۔ کہ جب تک اس بات کا یقین نہ کر لیا جائے۔ کہ تبدیلیٔ مذہب پر کوئی اس قسم کی یا کسی اور قسم کی پابندی عائد نہ کی جائیگی۔ اس وقت تک ایک مرکزی حکومت کا اصول خواہ وہ کتنی ہی کمزور کیوں نہ ہو تسلیم نہ کیا جائے اس امر کا فیصلہ پہلے اس سے کہ ملک آزاد ہو، کرا لینا چاہیئے۔ کیونکہ اگرچہ ورن آشرمی مت کا مستقبل معلوم ہے مگر ایسے توانین سے سخت فتنہ و فساد کے برپا ہو جانے کا خدشہ ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا دعوت رخصتانہ کے متعلق ارشاد

کل ۲۷ ماہ شہادت ۱۳۲۶ھ کو تقریب سعید رخصتانہ صاحبزادی امۃ المجید صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب میں تقریر فرماتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ رخصتانہ کے موقع پر جو دعوت لڑکی والوں کی طرف سے دی جاتی ہے۔ فی الحال اسکو بالکل بند کر دیا جاوے۔ کیونکہ یہ دعوت غربا کے لئے بہت سخت تکلیف دہ ثابت ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس بندش کا اطلاق اس دعوت پر نہیں ہوگا۔ جو باہر سے آنے والی براتوں کو دی جائے۔ کیونکہ وہ تو مہمان ہوتے ہیں۔ لیکن مقامی تقریبوں میں دعوتیں دینی فی الحال بالکل ترک کر دی جائیں۔

تقسیم پنجاب کے خلاف جماعتہائے احمدیہ کے ریزولیوشن

(۱) انجمن احمدیہ گورداسپور کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ ۲۵ کو زیر صدارت جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع گورداسپور منعقد ہوا۔ اور جس میں حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوئے۔

(۱) جماعت احمدیہ گورداسپور تقسیم پنجاب کی تجویز کو پنجاب کی ترقی کے لئے سخت مضر سمجھتی ہے اور پورے زور سے اس کی مخالفت کرتی ہے۔ لیکن باوجود اس کے اگر کسی وجہ سے تقسیم پنجاب کرنی پڑے۔ تو اس امر کو لازماً مد نظر رکھا جائے۔ کہ جن اضلاع یا تحصیلوں میں مسلمانوں کی آبادی ۵۰ فی صدی یا اس سے زیادہ ہے۔ خواہ وہ زیادتی کتنی ہی معمولی ہو۔ ان اضلاع یا تحصیلوں کو مغربی پنجاب کے ساتھ شامل کیا جائے۔

(۲) اس ریزولیوشن کی نقل ہز ایکسلنسی وائسرائے ہند اور ہز ایکسلنسی گورنر پنجاب کو بھیجی جائے۔ اور پریس کو بھی۔ ضیاء الدین احمد قریشی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سیکرٹری انجمن احمدیہ گورداسپور۔

(۲) آج مورخہ ۲۵ کو اجلاس عام جماعت احمدیہ سٹروعہ میں حسب ذیل ریزولیوشن زیر صدارت امیر جماعت احمدیہ سٹروعہ پاس ہوا۔

چونکہ سکھوں اور ہندوؤں کی طرف سے یہ سوال اٹھایا گیا ہے۔ کہ صوبہ پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاوے۔ یہ تحریک ملکی مفاد کے لئے انتہائی درجہ کی خطرناک اور نقصان دہ ہے۔ اور اقتصادی طور پر بھی نہروں کے پانی اور بجلی کی تقسیم کے پیش نظر دونوں صوبوں کے لئے از حد خطرناک ہے۔ لہذا پنجاب کو تقسیم نہ ہونے دینا چاہیئے۔ اگر کسی مصالح ملکی کے ماتحت تقسیم پنجاب ضروری اور لابدی ہو۔ تو ہم گورنمنٹ پر واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ جن اضلاع و تحصیلات اور تھانوں و شہروں میں مسلمانوں کی اکثریت ہو۔ خواہ وہ کتنی ہی تھوڑی ہو۔ ان کو مغربی پنجاب میں شامل رکھا جائے۔

دعائے مغفرت

میرے چچا میاں شکر الدین صاحب آف گھٹیالیاں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چند خورد سال بچے پیچھے رہ گئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار اللہ رکھا آف گھٹیالیاں

قصیدۂ احمدیہ فی نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم معہ ترجمہ منظوم

(۱)

عاجز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور قصیدہ نعتیہ کا فارسی منظوم ترجمہ کیا ہے۔ عربی زبان کے الفاظ فلسفہ و حکمت پر مبنی اور فطرت انسانی کے اسرار و غوامض سے معمور اور دیگر زبانیں ان امور سے بے بہرہ۔ اس لئے کسی عربی عبارت کا ترجمہ حقیقی معنوں میں محال ہے۔ پھر ایجاز کلام اس پر مزید مشکل ہے۔ جس میں کوئی دوسری زبان عربی کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکتی۔ ان باتوں سے بھی قطع نظر قصیدہ موصوفہ کے متعلق حضور علیہ السلام کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔ "مملوٌ من اللطائف الادبیہ والعرائد العربیہ۔" اور نیز "کلما قلت فھو من ربی الذی ھو قریبی۔" ان حالات میں عاجز کا حاصل بالمعنیٰ ترجمہ دراصل گویا آسمان کا ترجمہ ریسمان سے زیادہ نہیں۔ ؎

بہ درے سفالینہ را سفتہ گیر | سرودے بگرما بہ در گفتہ گیر
حذر کن ازیں دشت ہائے فراخ | کز آوازہ گردد گلو شاخ شاخ

پھر یہ قصیدہ ہے نعت میں۔ جہاں حفظ آداب و مراتب کا نہایت نازک فرض عائد حال ہوتا ہے۔ ؎

عرفی مشتاب ایں رہ نعت است نہ صحرا است | آہستہ اگر رہ بدم تیغ است قدم را
ہشدار کہ نتواں بیک آہنگ سرودن | نعت شہ کونین و مدیح کے و جم را

اس اعتذار کے ساتھ یہ منظوم ترجمہ معہ متن چند اقساط میں نذر احباب ہے۔ ؏

تا دسترسم بود زدم چاک گریباں

حسن و احسان سید کونین

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ
اے کہ ہستی چشمۂ فیضان و عرفاں بیگماں
یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْاٰنِ
جمع سے آیند گردت تشنہ کامان جہاں

یَا بَحْرَ فَضْلِ الْمُنْعِمِ الْمَنَّانِ
فیض دریا بار تو از ایزد منان است
تَہْوِیْ اِلَیْکَ الزُّمَرُ بِالْکِیْزَانِ
تشنگیں برکف بیاید سوئے تو ہر کارواں

یَا شَمْسَ مُلْکِ الْحُسْنِ وَالْاِحْسَانِ
در دیار حسن و خوبی نیر رخشاں توئی
نَوَّرْتَ وَجْہَ الْبَرِّ وَالْعُمْرَانِ
بر ہمہ آباد و ویراں آمدی پرتو فشاں

قَوْمٌ رَاَوْکَ وَاُمَّۃٌ قَدْ اُخْبِرَتْ
از جمال ماہ کامل اولیں را بہرہ
مِنْ ذٰلِکَ الْبَدْرِ الَّذِیْ اَصْبَانِیْ
آخریں را قسمتے از یاد یار مہرباں

یَبْکُوْنَ مِنْ ذِکْرِ الْجَمَالِ صَبَابَۃً
یاد یار مہرباں و گریہ ہائے پے بہ پے
وَتَاَلُّمًا مِنْ لَوْعَۃِ الْہِجْرَانِ
الاماں از آتش ہجراں خدایا الاماں

وَاَرَی الْقُلُوْبَ لَدَی الْحَنَاجِرِ کُرْبَۃً
نالۂ شبگیر دلدوز گلو افشار ما
وَاَرَی الْغُرُوْبَ تُسِیْلُہَا الْعَیْنَانِ
از دو دیدہ سیل ہائے اشک مے دارد رواں

یَا مَنْ غَدَا فِیْ نُوْرِہٖ وَضِیَائِہٖ
با چہ مانند روئے تو؟ با آفتاب و ماہتاب
کَالنَّیِّرَیْنِ وَنَوَّرَ الْمَلَوَانِ
لمعہ افگن مے شوی بر اہل عالم ہر زماں

یَا بَدْرَنَا یَا اٰیَۃَ الرَّحْمٰنِ
مظہر رحماں توئی اے ماہ کامل نیز ہم
اَہْدَی الْہُدَاۃِ وَاَشْجَعَ الشُّجْعَانِ
رہنمائے رہنمایاں مرد میدان جہاں

اِنِّیْ اَرٰی فِیْ وَجْہِکَ الْمُتَہَلِّلِ
محو حیرت بودہ ام در طلعت تابان تو
شَاْنًا یَفُوْقُ شَمَائِلَ الْاِنْسَانِ
اے کہ در او صاف خود بالاتری از انس و جاں

عاجز محمد احمد مظہر از کپورتھلہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے لئے مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ ایڈیٹر

مباحثہ اور مباہلہ کے چیلنج کی تنسیخ

جناب مولوی محمد علی صاحب کا تازہ اعلان

از جناب ابوالمنیر نور الحق صاحب مولوی فاضل واقف زندگی

۲۲ اگست ۱۹۴۶ء کے پیغام صلح میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے بعض غیر مسلمہ امور کو پیش کرتے ہوئے امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو مباحثہ اور مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ اور ان کا اس قسم کے چیلنج سے یہ مقصد تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز غیر مسلمہ امور پر مباہلہ کے لئے تیار نہ ہونگے۔ اور اس طرح پیدا شدہ حالات میں جناب مولوی صاحب کو یہ بیانات دینے کا موقعہ مل جائے گا۔ کہ مبایعین کے امام مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ مباہلہ کے لئے تیار نہیں۔

جناب مولوی محمد علی صاحب کے ۲۲ اگست کے اعلان پر ہماری طرف سے الفضل اور فرقان میں بہت کچھ لکھا گیا تھا۔ اور کہا گیا تھا۔ کہ اگر واقعی مولوی صاحب کی یہ دلی خواہش ہے۔ کہ دونوں جماعتوں کے درمیان کوئی فیصلہ ہو جائے۔ تو ان کو صحیح طریق پر مباہلہ کرنا چاہیئے۔ تاکہ اس کے نتیجہ میں حق و باطل میں امتیاز ہو جائے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی اپنی تقریر میں مولوی محمد علی صاحب کے مباہلہ کے چیلنج کا ذکر فرمایا۔ اور جواباً کہا کہ ان کا غیر مسلمہ امور کو پیش کرتے ہوئے مباہلہ کا چیلنج دینا کسی طرح بھی درست نہیں۔ ہاں اگر مولوی صاحب واقعی یہ چاہتے ہیں۔ کہ حق و باطل میں فیصلہ ہو جائے۔ تو فریقین کی طرف سے نمائندے مقرر ہو جائیں۔ اور وہ مل کر ان امور کو طے کر لیں۔ جن پر مباہلہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ حضور نے اپنی طرف سے مکرم چودہری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو نمائندہ مقرر فرمادیا۔ حضور کی اس تجویز کا ملخص الفضل ۲۸ دسمبر ۱۹۴۶ء میں اڈیٹر صاحب نے اپنے الفاظ میں دے دیا۔ جس کی بناء پر مولوی محمد علی صاحب نے ۲۲ جنوری ۱۹۴۷ء کو اپنی طرف سے ڈاکٹر غلام محمد صاحب کو نمائندہ تجویز کئے جانے کا اعلان کر دیا اور اس بات کے پیش نظر ان کو نمائندہ مقرر کیا۔ کہ وہ مباہلہ کی شرائط طے کریں چنانچہ اس اعلان میں وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ "یہ تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ مباہلہ سے پہلے پہلے مباحثہ ضروری ہوگا"

(پیغام ۲۲ جنوری ۱۹۴۷ء)

الغرض مولوی محمد علی صاحب نے حضرت امامنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مقرر کردہ نمائندہ کے ساتھ مباہلہ کی شرائط طے کرنے کے لئے اپنی طرف سے کلی اختیارات جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب کو تفویض کر دیئے۔ حال ہی میں جب چودہری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جناب مولوی صاحب کے نمائندہ کے ساتھ مباہلہ کی شرائط کے بارہ میں خط و کتابت شروع کی۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے یہ محسوس کیا۔ کہ غیر مسلمہ امور پر چیلنج مباہلہ دینے میں جو غلط طریقہ انہوں نے اختیار کیا ہوا تھا۔ نہ صرف اس کا پول اب کھل جائے گا۔ بلکہ صحیح امور پر مباہلہ بھی کرنا پڑے گا۔ جس کے نتیجہ میں ان پر آسمانی عذاب کا آنا ضروری ہے۔ کیونکہ جو کچھ خلافت اولیٰ سے لے کر اب تک انہوں نے کارروائی کی۔ وہ ان کو بخوبی یاد تھی۔ اور پھر یہ بھی ذہن میں آیا۔ کہ وہ انسانوں کی آنکھوں میں تو دھول ڈال سکتے ہیں۔ لیکن اللہ علام الغیوب سے تو اپنے اعمال و کردار کو مخفی نہیں کر سکتے۔ جب یکے بعد دیگرے اس قسم کے خیالات نے ان کے دل و دماغ کو ڈھانپ لیا۔ تو اب انہوں نے اس عذاب سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ سمجھا۔ کہ وہ اپنی مباہلہ کی پیشکش کو واپس لے لیں۔ لیکن اب ایک اور مخمصے میں پھنسے اور وہ یہ کہ اگر بغیر کسی حیل و حجت کے مباہلہ کے چیلنج کو واپس لیں۔ تو کئی حق کے متلاشی ان کو چھوڑ کر حضرت مصلح موعود کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو جائینگے۔ اس خیال پر انہوں نے بعض ایسے امور سوچ لئے۔ جن کو مباہلہ کی تنسیخ کا اعلان کرتے وقت ساتھ ملا کر لوگوں پر معاملہ مشتبہ کیا جا سکتا تھا۔ الغرض مولوی محمد علی صاحب نے نہائت ہی سوچ بچار کے بعد حسب ذیل الفاظ میں تنسیخ چیلنج کا اعلان کر دیا۔

"ہاں ایک وقت میں نے کہا تھا۔ کہ اگر میاں صاحب چاہیں تو میں ان سے مباہلہ بھی کر لونگا۔ لیکن آج اگر کوئی کہے تو میں کہونگا۔ کہ یہ سب سے بڑا گناہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ میں تو کہہ چکا ہوں کہ قادیانی جماعت کے لوگ بھی کچھ نہ کچھ خدمت اسلام کا کام کرتے ہیں۔ اور ان کو بھی اعتراف ہے کہ ہم بھی کچھ نہ کچھ نصرت اسلام کا کام کرتے ہیں۔ تو یہ بد دعا کی جائے گی۔ کہ اے اللہ تو ان ناصران اسلام کو تباہ کر دے۔ ناصران اسلام کے لئے بد دعائیں کرنا کہیں نہیں سکھایا گیا۔ پس اگر مباہلہ کے لئے کہا جائے۔ تو میں اسکو بڑا گناہ سمجھتا ہوں۔ مباہلہ بڑی خطرناک چیز ہے اسکی طرف توجہ کرنا اور اسکو سہل سمجھنا بڑا گناہ ہے" (پیغام ۲۳ مارچ ۱۹۴۷ء)

پھر اپنے نمائندہ کی تقرری کو منسوخ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ "میں اس نمائندگی کے اصول کو سلام کرتا ہوں۔ یہ کسی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے نہیں۔ اور اتنی سیدھی بات میں کسی نمائندہ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ میں نے حلف اٹھائی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ نہیں بدلا۔ میاں صاحب حلف اٹھائیں۔ کہ عقیدہ تبدیل کیا ہے۔ یا تعریف نبوت تبدیل کی ہے۔ اس میں نمائندے مقرر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔" (پیغام ۲۳ مارچ ۱۹۴۷ء)

جناب مولوی محمد علی صاحب نے مباہلہ کا چیلنج دیا اور یہ دیکھتے ہوئے۔ کہ مبایعین کے امام اسلام کا جھنڈا بلند کر رہے ہیں۔ اور پھر مباہلہ کی شرائط طے کرنے کے لئے اپنی طرف سے نمائندہ اس بات کو سوچ کر ہی مقرر کیا۔ کہ یہ طریق درست ہے۔ لیکن آج مولوی صاحب مباہلہ کو گناہ قرار دیتے ہیں۔ اور ناصران دین کے لئے بد دعائیں کرنا ناجائز۔ نمائندگی کے اصول کو خلاف اسلام۔ بھلا یہ تغیر کیوں آیا۔ اس تبدیلیٔ عقیدہ کی کیا وجہ تھی۔

ہم اس بات میں تو مولوی صاحب کو حق بجانب سمجھتے ہیں۔ کہ جب چاہیں اپنا عقیدہ تبدیل کر لیں۔ اور جب چاہیں اپنی غلطیوں اور گناہوں سے توبہ کر کے اللہ کے حضور جھک جائیں۔ لیکن اس بات کو جائز قرار نہیں دے سکتے کہ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کوشش کریں۔ کہ حق و باطل میں امتیاز نہ ہو۔ پس اگر مولوی صاحب صرف تنسیخ چیلنج کا اعلان کر دیتے۔ تو ہم یہ سمجھ لیتے۔ کہ انہوں نے دیانتدارانہ طریق اختیار کیا ہے۔ لیکن انہوں نے اس اعلان کے ساتھ بعض خلاف واقعہ امور بیان کر کے ہمیں اس بات کا یقین کرنے پر مجبور کر دیا کہ ان کا مباہلہ کے چیلنج کو منسوخ کرنا محض عذاب کے ڈر سے ہے نہ کہ حالات کی تبدیلی اور خیالات کی تبدیلی کی وجہ سے:۔

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے اس اعلان تنسیخ کے ساتھ حسب ذیل امور خلاف واقعہ بیان فرمائے ہیں۔

(۱) یہ کہ چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب مباہلہ کی شرائط طے کرنے کے لئے مقرر نہیں کئے گئے

(۲) یہ کہ مولوی صاحب یہ حلف اٹھا چکے ہیں۔ کہ ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود نے عقیدہ نہیں بدلا۔ لیکن حضرت امامنا نے اس بارے میں کوئی حلف نہیں اٹھایا۔

(۳) یہ کہ نمائندگی کا اصول ہی غلط ہے۔

اب ان ہرسہ امور پر نظر ڈالنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ یہ سب امور خلاف واقعہ ہیں کیونکہ جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مباہلہ کی شرائط ہی طے کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ جیسا کہ خود مولوی محمد علی صاحب نے ۲۲ جنوری کے پیغام میں اپنے نمائندہ کا اعلان کرتے ہوئے خود تسلیم کیا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں:۔

"یہ تو انہیں (یعنی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو) معلوم ہوگا۔ کہ مباہلہ سے پہلے پہلے مباحثہ ضروری ہوگا۔ بالفرض اگر ان کو اپنی تسلیم کردہ بات بھول ہی گئی تھی۔ تو پھر وہ یہ ہی یاد کر لیتے۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی تقریر کے ملخص میں ملک فیض الرحمن صاحب فیضی اور چودھری محمد اسلم صاحب غیر مبایع کی خط و کتابت کا ذکر ہے۔ اور یہ خط و کتابت مباہلہ کے لئے ہی ہوئی تھی۔ جیسے کہ ہمارے لٹریچر میں یہ بات موجود ہے

(دیکھو فرقان دسمبر ۱۹۴۵ء)

اور کچھ نہیں تو اپنے مرید محمد اسلم صاحب سے ہی پوچھ لیتے۔ لیکن مولوی صاحب بالکل خلاف واقعہ ایک امر بیان کرکے تقویٰ کی راہ سے بہت دور چلے گئے۔

پھر دوسری بات جو انہوں نے بیان کی ہے۔ وہ بھی بالکل خلاف واقعہ ہے۔ کیونکہ مولوی محمد علی صاحب نے ایک دفعہ بھی صحیح طریق سے حلف نہیں اٹھایا۔ اور ہمیشہ اس سے پہلو تہی کی ہے۔ اور اس کے بالمقابل حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کئی بار واضح الفاظ میں حلف اٹھا چکے ہیں۔ چنانچہ جلسہ سالانہ ۱۹۲۶ء کے موقع پر ہزاروں کی تعداد میں حضور کا اٹھایا ہوا حلف شائع کرکے لاہور میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پس اس واقعہ سے آنکھیں بند کرنا انصاف کا خون کرنا ہے۔

پھر تیسری بات جو انہوں نے بیان کی ہے۔ کہ نمائندگی کا اصول ہی غلط ہے۔ بھلا اب ان کو یہ بات کیونکر سمجھ آئی۔ نمائندہ مقرر کرتے وقت ان کو اس کا خیال نہ آیا تھا۔ پس مولوی صاحب نے اپنے اعلان تنسیخ کے ساتھ تین خلاف واقعہ باتیں بیان کرکے انصاف کا خون کیا ہے۔ اور ہمیں ان سے قطعاً یہ امید نہیں تھی کہ وہ ایسے بیانات دیں گے۔ جو کسی لیڈر قوم کہلانے والے کے شایان اخلاق پر دھبہ لگ جانے کے قائم مقام ہوں۔ ان کا یہ تو حق تھا۔ کہ اپنے خیالات کی تبدیلی کا اعلان کرتے۔ لیکن یہ بات تقویٰ کے خلاف تھی۔ کہ اس کے ساتھ ہی لوگوں سے اس بات کو چھپانے کی کوشش کرتے۔ کہ وہ اپنے سابقہ رویہ میں غلطی پر تھے۔

بالآخر میں مولوی محمد علی صاحب سے یہ درخواست کروں گا۔ کہ جب انہوں نے فریقین میں آسمانی فیصلہ کی راہ کو بند کر دیا ہے۔ اور وجہ یہ بتائی ہے۔ کہ اس وقت ہندوستان کے حالات اس قسم کے ہو گئے ہیں۔ کہ ان ناصرانِ دین کے لئے جن کے ساتھ دنیا کی نجات ہے۔ جو اب کشتیٔ اسلام کے ناخدا ہیں۔ ان کی تباہی کی دعا کرنا اپنی تباہی کی دعا کرنا ہے۔ تو اب ان کو ان امور پر غور کرنا چاہیئے۔ جن کے ذریعہ غیر مبایعین کے ان ناصرانِ دین کے ساتھ اختلاف سمٹ کر کم سے کم ہو جائیں۔ اور سب ایک ہی امام ایک ہی ناخدا اور ایک ہی منجی کے سایہ تلے آکر اسلام کا جھنڈا سب دنیا میں بلند اور بلند سے بلند تر کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ کیونکہ جب تک ایک خدا اور اس کے ایک ہی مظہر کا عقیدہ نہ رکھا جائے۔ کامیابی اور نجات ناممکن ہے۔ اور یہ کوئی ایسی بات بھی نہیں۔ کہ جس پر غور نہ ہو سکے۔ کیونکہ آخر آپ لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفۃ المسیح تسلیم کیا ہی تھا۔ اور ان کو واجب الاطاعت بھی قرار دیا تھا۔ پس اب حالات زمانہ آپ کو خلافت کے سایہ تلے جمع ہونے کی تحریک کر رہے ہیں۔ اور آپ کے دل بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن نامعلوم کیوں آپ جلدی قدم نہیں اٹھاتے۔ اے خدا تو جلدی ہی سب روکوں کو دور کر دے۔ تا ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی ہمیں آملیں۔ اور ہمارا یوسف (ایدہ اللہ) انہیں لاتثریب علیکم الیوم کہے۔ اور خدا کا نوشتہ پورا ہو (آمین)

گمشدہ

عزیزم رشید احمد ولد چودھری محمد دین جھور چک ۱۱۷ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ رنگ گندمی بسیاہی مائل۔ منہ پر چیچک کے داغ۔ عمر ۲۶/۲۷ سال۔ قد ۵ فٹ ۹ انچ عرصہ ایک سال سے گھر سے چلا گیا ہے۔ اس کے متعلق کوئی اطلاع نہیں۔ احمدی دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ اگر کسی صاحب کو ان کے متعلق علم ہو۔ تو اطلاع بخشیں۔ یا وہ خود پڑھے۔ تو گھر چلا آوے۔ علاقہ یو۔پی بہار والے دوست زیادہ توجہ دیں۔ پہلے وہ اسی علاقہ میں بٹی واخشڈ فیکٹریز یا جنگلات ٹھیکیداران کے ساتھ کام کرتا رہا ہے۔ بشیر احمد افضل سپروائزر پریسین میونفیکچرنگ کمپنی قادیان

شذرات

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کے بواعث میں سے ایک یہ امر بھی پیش کیا جاتا ہے کہ جب ہمارے پاس قرآن مجید کی صورت میں کامل شریعت موجود ہے۔ پھر ہمیں کسی اور امام و مقتدا کی کیا ضرورت ہے؟ یہ سوال جتنا بودا اور بعید از عقل ہے۔ وہ تو اس سے ہی ظاہر ہے۔ کہ اگر مخلوق کی ہدایت فقط کتب سماوی کے نزول سے ہو سکتی تھی۔ تو پھر ارسال مرسلین کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ ابتداء سے ہی یہ سلسلہ مسدود ہونا چاہیئے تھا۔ توریت کی صورت میں بنی اسرائیل کو جہاں قانونِ شریعت دیا گیا۔ وہاں انبیاء علیہم السلام بھی مبعوث کئے گئے۔ تا وہ بھولے بھٹکوں کو شریعت موسویہ کی طرف لائیں۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی ونور۔ یحکم بھا النبیون (مائدہ ع ۷) اہل سنت والجماعت کے رسالہ "انوار الصوفیہ" جلد ۵ نمبر ۵ ص ۹ پر لکھا ہے:۔

"بعض کوتاہ اندیش یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اچھا جب قرآن پاک امراض روحانی کی قرابادین ہے۔ تو پھر ہمیں طبیبوں کی کیا ضرورت ہے۔ کتاب کو پڑھ کر خود اپنا علاج کر لیں گے۔ حضرات یہ غلطی ہے۔ اور ایسی کہ روزمرہ کا تجربہ اسکو غلط ثابت کرتا ہے۔ کیا کوئی شخص طب امراض جسمانی پڑھ کر کامل طبیب بن سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا بغیر استاد کے کوئی فن حاصل ہو سکتا ہے؟ غیر ممکن۔ کیا بغیر تجربہ کے کامل علاج ہو سکتا ہے؟ محال۔ تو پھر بتلائیے۔ کہ جب امراض جسمانی کے علاج کے واسطے صرف یہی کافی نہیں۔ کہ کتاب پڑھ کر خود علاج کر سکیں۔ بلکہ اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ کسی تجربہ کار طبیب سے نسخہ لکھوائے۔ تو امراض روحانی کیونکر صرف کتاب پڑھ کر دور ہو سکتی ہیں۔ شاید چند حالتوں میں ایسا ہو سکے۔ مگر عام طور پر روحانی طبیبوں کی ضرورت ہے۔ خود قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر۔"

رسالہ "انوار الصوفیہ" کی مندرجہ بالا سطور اس امر پر دال ہیں۔ کہ قرآن مجید کی موجودگی میں بھی ایسے روحانی معالجوں کی ضرورت ہے۔ جو روحانی امراض کو اپنے مسیحائی نفس سے دور کر سکیں۔ جب یہ صورت حال ہے۔ تو ہمارے غیر احمدی بھائیوں کو سوچنا اور غور کرنا چاہیئے۔ کہ جب عین وقت پر خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح موعود کو بھیج دیا۔ تو اس کا انکار کیونکر درست ہو سکتا ہے؟

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دعویٰ ماموریت فرمایا۔ تو علمائے زمانہ کی طرف سے ایک یہ اعتراض کیا گیا۔ کہ اگر آپ واقعی مسیح موعود ہیں۔ تو جہاد بالسیف کیوں نہیں کرتے؟ جو آنے والے موعود کی ایک بڑی علامت تھی۔ حضور علیہ السلام نے اس اعتراض کا مختلف پیرایہ میں معقولیت کے ساتھ جواب دیا۔ لیکن ضدی علماء اپنی بات پر ہی اڑے رہے۔ جہاد بالسیف نہ کرنے کی وجوہات میں سے بڑی وجہ آپ نے یہ بیان فرمائی۔ کہ حالاتِ زمانہ اس امر کے مقتضی نہیں۔ کہ تلوار کا جہاد کیا جائے۔ جیسا کہ اختر شیرانی نے بھی کہا ہے ؎

اختر نے نوکِ خامہ کو نشتر بنا لیا
موزوں نہ تھا زمانہ یہ تلوار کے لئے

(زمیندار ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء)

لیکن علماء کو بھلا کون سمجھائے۔ آخر کار آہستہ آہستہ انہیں کچھ سمجھ آئی۔ اور ان میں سے بعض نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ نظریہ جہاد کو تسلیم کر لیا۔ چنانچہ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی لکھتے ہیں:۔

"ماجناب رسالت مآب کے تحفہ کی جانب سے اس غلط فہمی کی اصلاح ضروری ہے۔ جو یورپ کی قوموں میں پھیلی ہوئی ہے۔ وہ لوگ ہمارے نائب مہدی کے نام سے طرح طرح کے وہم کرتے ہیں۔ ان کو اطمینان رکھنا چاہیئے۔ ہمارا مہدی ان کی مملکت میں ہاتھ نہ ڈالیگا۔ امن و امان کو برہم نہیں کریگا۔ اس کا کام صرف یہ ہوگا کہ باطنی اور روحانی تسکین کے ذرائع دنیا میں شائع کرے۔ اور انسانوں کو ظاہری دولتمندی کے ساتھ باطنی تسلی کی دولت بھی بانٹے۔ اور لکھا جا چکا ہے کہ جب وہ وقت وہ دنیا میں آئے گا۔ سب قومیں اس کے طریق روحانیت کو قبول کر لیں گی۔ اور اسکی ہدایت پر عمل شروع کر دیں گی۔ بس اسی کا نام مہدی کی حکومت ہے۔ کہ اسلامی روحانیت کل جہان پر مسلط ہو جائے۔ یہ نہیں کہ لوگوں کے تاج و تخت چھینے۔ جس طرح جرمن و انگریز و روس و فرانس وغیرہ کی سلطنتیں اب قائم ہیں۔

مہدی کے وقت میں بھی برقرار رہیں گی۔ فرق صرف اتنا ہوگا۔ کہ یہ سب ان اصول پر اپنی زندگی شروع کر دیں گی جو مہدی مقرر کرے۔ اس میں جھگڑا فساد اور خونریزی کی مطلق نہ ہوگی۔ لہذا سب لوگوں کو بیقرار رہنا چاہیئے۔ اور خوشی وخرمی سے ہمارے امام کے خیر مقدم کے لئے آگے بڑھنا چاہیئے۔" (رسالہ نظام المشائخ ماہ مارچ ۱۹۱۱ء)

خواجہ صاحب نے جس رنگ میں مہدی کی حکومت کو پیش کیا ہے۔ جماعت احمدیہ اسے تسلیم کرتی اور یقین رکھتی ہے کہ خدا کے فضل وکرم سے وہ زمانہ جلد آنے والا ہے۔ جب کہ ساری دنیا پر احمدیت کا تسلط ہوگا۔ اور بادشاہ بن عالم احمدیت کی روشنی میں ہی عدل وانصاف کے تحت حکومت کریں گے۔ لیکن یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے بکہ مزعومہ مہدی کی انتظار چھوڑ دیتے ہوئے امام صادق کی آواز پر کان دھرا جائے۔ جسے خدا تعالیٰ نے عین وقت پر مبعوث فرمایا۔ اور جس نے باواز بلند کہا سے

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

بقول خواجہ صاحب امام موعود نے ۱۳۲۰ھ میں ظہور پذیر ہونا تھا مگر انتظار کرنے والے انتظار ہی کرتے گئے۔ لیکن وہ نہ آیا۔ اور نہ آئیگا۔ بس کیا ضروری نہیں۔ کہ خوابیدہ لوگ بیدار ہوں۔ اور دیکھیں کہ خورشید صداقت نصف النہار پر آ چکا۔ مگر حق سے دور انسان ابھی سو رہے ہیں۔ کاش وہ جاگیں۔

(۳)

جماعت احمدیہ اسلامی تعلیم کے پیش نظر حکومت وقت کی اطاعت ضروری قرار دیتی۔ اور باغیانہ خیالات سے احتراز کرتی ہے۔ لیکن طعنہ زن انسان ہمارا معترض بن کر یہ کہتے چلے جاتے ہیں۔ اور یہ کہتے نہیں تھکتے کہ احمدی لوگ حکومت کے خوشامدی ہیں۔ مولوی مظہر علی صاحب اظہر جو کہ شیعہ فرقہ کے ساتھ تعلق رکھتے۔ اور ایک وقت احرار کے روح رواں خیال کئے جاتے تھے۔ ان کی نوک زبان پر تو زمانہ احرار میں ہمیشہ یہی بات رہی۔ اور پبلک میں اس حربہ کے باعث واہ واہ کراتے رہے۔ کہ جماعت احمدیہ حکومت برطانیہ کی اطاعت گذار ہے۔ اور ان کے خیال میں غیر مسلم حکومت کی اطاعت اسلام کے صریح منافی ہے۔ لیکن تعصب کا یہ عالم ہے۔ کہ انہوں نے کبھی اس بات پر غور ہی نہیں کیا کہ ان کے "صدر المفسرین بدر المحدثین حجۃ الاسلام والمسلمین نائب الائمۃ المعصومین سرکار شریعتمدار حضرت علامہ السید علی الحائری صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان" جیسے مشہور ومعروف لیڈر کیا فرماتے ہیں:-

مولوی علی الحائری صاحب اپنے لیکچر الامبوہ میں کہتے ہیں:-

"ہم کو ایسی سلطنت کے زیر سایہ ہونے کا فخر حاصل ہے۔ جس کی عدالت اور انصاف پسندی کی مثال اور نظیر دنیا کی کسی اور سلطنت میں نہیں مل سکتی۔ فی الواقع بادشاہ وقت کے حقوق میں ایک اہم حق یہ ہے۔ کہ رعایا اپنے بادشاہ کے عدل وانصاف کی شکر گذاری میں ہمیشہ رطب اللسان رہے۔ اس میں بھی نوشیروان عادل کے عہد سلطنت میں ہونے کا ذکر مدح اور فخر کے رنگ میں بیان کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ حضور کی تاسی میں مسلمان اس مبارک مہربان منصف اور عدل گستر برطانیہ عظمیٰ کی دعا گوئی اور ثنا جوئی کریں۔ اور اس کے احسانوں کے شکر گذار رہیں۔ غور کرو۔ کہ تم اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے کیسے بے خوف وخطر پوری آزادی کے ساتھ آج بے شمار تقریریں اور مناظرے کرتے ہو۔ اور کس طرح ریل۔ ڈاک۔ تار اور دیگر ہر قسم کے سامان جن سے تبلیغ کی مشکلات میں بہت آسانی حاصل ہوتی ہیں۔ اس مبارک اور مسعود عہد میں میسر آئے ہیں۔ جو پہلے کبھی کسی حکومت میں موجود نہ تھے۔ اسی ہندوستان میں گذشتہ غیر مسلم سلطنتوں کے عہد میں یہ حالت تھی کہ مسلمان اپنی مسجدوں میں اذان نہیں کہہ سکتے تھے دوسری باتوں کا تو ذکر ہی کیا اور حلال چیزوں کے کھانے سے روکا جاتا تھا۔ کوئی باقاعدہ تحقیقات نہ ہوتی تھی۔ مگر یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہم ہندوستان میں المسیحی مبارک مہربان سلطنت کے تحت عدالت وانصاف میں۔ کہ وہ ان تمام عیوب اور خود غرضیوں سے پاک ہے۔ جس کو مذاہب کے اختلاف سے کوئی بھی اعتراض نہیں ہے۔ اور جس کا قانون ہے۔ کہ سب مذاہب آزادی کے ساتھ اپنے مذہبی فرائض کو ادا کریں۔ لہذا اس سلطنت (برطانیہ عظمیٰ) کے وجود وبقا اور قیام ودوام کے لئے تمام احباب دعا کریں۔ اور اس کے ایثار کا جوہ اہل اسلام اور خاص کر شیعوں کی تربیت میں بے دریغ مرعی رکھتی ہے۔ ہمیشہ صدق دل سے شکر گذار رہوں۔ اور اس کے ساتھ وفاداری اپنا شعار بنائیں۔ اور ان کے خلاف جلسوں اور مظاہروں میں شریک اور معین ہونے سے قطعاً احتراز کریں" (موعظۂ تقیہ صفحہ ۴۳-۴۴)

ناظرین! یہ اس شخص کا بیان ہے۔ جس نے ساری زندگی احمدیت کی مخالفت وعداوت میں گذار دی۔ کیا شیعہ حضرات اور ان کے لیڈران کے لئے لازم نہیں ہے۔ کہ آئندہ جماعت احمدیہ پر طعنہ زن نہ ہوں۔ اور شیش محل میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھر نہ برسائیں کیونکہ یہ عقلمندی نہیں ہے

(خاکسار خورشید احمد مجاہد یالکوٹی واقف زندگی)

سیرالیون میں احمدی مبلغین کی مساعی

جالا زراعتی کالج میں دو لیکچر

از مکرم بشارت احمد بشیر واقف زندگی مجاہد سیرالیون

مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۴۷ء خاکسار کو آٹھ مقامات میں تبلیغی دورہ پر جانا پڑا۔ اس سفر میں مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی بھی میرے ہمراہ تھے۔ یہ مقامات ہمارے مرکز "بو" سے جانب شمال مغرب واقع ہیں۔ سفر کا کچھ حصہ ریل گاڑی کے ذریعہ اور کچھ لاری اور پیدل چلکر طے کرنا پڑا۔ اس دوران میں تقریباً چھ صد نفوس کو پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ سینکڑوں کی تعداد میں اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ اور ساٹھ پاؤنڈ کی کتب فروخت کیں۔ اس کے علاوہ آٹھ پبلک لیکچر دئے۔ جن میں چھ مقامی پیراماؤنٹ چیفوں کی کورٹوں میں اور دو جالا ایگریکلچر کالج میں۔ ایک یورپین مسٹر [illegible] جو اس کالج کے پرنسپل تھے۔ انکی زیر صدارت دئے گئے۔ پہلا لیکچر خاکسار نے The Political Problem of "India" پر دیا۔ علاوہ طلباء اور سٹاف کے دو یورپین بھی موجود تھے اور لیکچر بالخاص سے پیچ تھا۔ لیکچر میں یہ بیان کیا کہ ہندوستان میں امن اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے جبکہ مختلف اقوام جو ہندوستان میں آباد ہیں۔ وہ ایک قوم بن جائے۔ اور ایک قوم اسی وقت بن سکتی ہے۔ جبکہ تمام کا مذہب ایک ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ بعض ہندوستانی اقوام کو اس بارہ میں قربانی کرنی پڑے گی۔ اور قربانی وہی فائدہ مند ہو سکتی ہے جو موزوں اور موقعہ کے مناسب حال ہو۔ فرض کرو کہ آج تمام اقوام ہندو بن جاتی ہیں تو سکھ جو بابا نانک صاحب علیہ الرحمۃ کو اپنا پیشوا مانتے ہیں۔ نعوذ باللہ انہیں ایک جھوٹا پیشوا ماننا پڑے گا اور پھر مسلمان جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جانوں سے عزیز تر مانتے ہیں۔ انہیں اپنے مذہب سے ہاتھ دھونا پڑیگا لیکن اگر تمام ہندوستانی قومیں اسلام قبول کرلیں۔ تو انہیں کم سے کم قربانی کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ اسلام تمام انبیاء پر صرف [illegible] ہے۔ بلکہ ان پر ایمان لانا اور انکی عزت واحترام

رفاہ انسانی قرار دیتا ہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر کوئی ایسی قوم نہیں جس میں ہم نے اپنا نبی یا رسول نہ بھیجا ہو۔ لہذا اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کے اندر رہ کر تمام اقوام کے پیشواؤں کو سچا ماننا پڑتا ہے اور اسی طرح ایک قدیم اختلاف جو ہندو مسلم میں چلا آتا ہے۔ اس کا بآسانی ازالہ ہو سکتا ہے۔ سامعین نے لیکچر کو متانت اور سنجیدگی سے سنا اور اس کے بعد اعتراضات کیلئے وقت دیا گیا اور یہ سلسلہ ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہا۔

شام کے ساڑھے پانچ بجے کے قریب مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی نے جبکہ سٹاف بمعہ طلباء کے لیکچر ہال میں موجود تھے "اسلام اور تلوار" پر لیکچر دیا اور اس میں بتایا کہ یہ اعتراض جو عیسائیت کی طرف سے کیا جا رہا ہے واقعات اور تاریخ اس کو غلط ثابت کرتے ہیں۔ مسلمان تیرہ ۱۳ سال تک مکہ میں مظلوم رہے آخر کار دفاعی طور پر انہیں جنگ کرنی پڑی اور یہ اعتراض کہ مسلمانوں نے جبراً اسلام پھیلایا ہے۔ قرآن مجید اسکی پورے طور پر تردید کرتا ہے۔ جیسے فرمایا لا اکراہ فی الدین کہ دین کے معاملات میں کامل آزادی ہے۔ اس کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا اور خدا کے فضل سے حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔

کالج کے جس کوارٹرز میں ہم ٹھہرے ہوئے تھے۔ طلباء صبح و شام ملنے آتے اور احمدیت کا لٹریچر خرید کرتے رہے۔ نیز اسلام اور عیسائیت سے متعلق سوالات کرتے اور تسلی بخش جواب پاکر خوش ہوتے۔ کالج میں زیادہ تعداد عیسائی طلباء کی ہے "قبر مسیح" کا فوٹو ان کی دلچسپی کا باعث بنا رہا۔

مسلمان طلباء و پرنسپل بھی کوشش کر رہے ہیں کہ احمدی مبلغین کو مستقل طور پر کالج میں لیکچر کرنے کی اجازت مل جائے امید ہے کہ اجازت مل جائے گی۔

دوران سفر میں ایک مقام "تکامہ" بھی جانا پڑا یہاں B.C.لا یونائیٹڈ برادران کرائسٹ امریکن مشن کی برانچ ہے۔ یہ مشن اس ملک میں بہت مضبوط ہے اور سارے Protectorate میں اس کا زور ہے ہر چھوٹے بڑے قصبہ میں انکے مدارس پائے جاتے ہیں "تکامہ" اور اس کے ارد گرد علاقہ کا انچارج ایک امریکن مشنری ہے۔ میں نے اس کے نام رقعہ لکھا کہ ہم احمدی مشنری یہاں آئے ہوئے ہیں اور اگر اجازت ہو تو آپ کی موجودگی میں طلباء کے سامنے ایک لیکچر دیا جائے۔ وہ خود تو اسوقت کہیں باہر گیا ہوا تھا البتہ اس کی بیوی نے جو اس کی قائم مقام تھی۔ جواب میں لکھ بھیجا کہ افسوس ہے کہ میں آپ کی درخواست قبول نہیں کر سکتی کیونکہ منیجر صاحب باہر گئے ہوئے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں ایسی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتی۔

شام کے پانچ بجے کے قریب ہم ان کا سکول دیکھنے گئے۔ ٹیچروں نے ہمیں سکول کی عمارت وغیرہ دکھائی۔ ہم اپنے ساتھ تحفہ شہزادہ ویلز بھی لیکر گئے جو منیجر کی امریکن بیوی کو بھجو دیا گیا۔ اس کے بعد وہ ٹیچر اپنے مشنری کے پاس لیگیا۔ پہلے تو دیکھکر گھبرا گیا کہ احمدی مشنری آ گئے ہیں۔ کہنے لگا کہ میں بحث کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ کیونکہ آپ لوگ دلائل سے پکڑتے ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ نے ٹھیک کہا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے وحی پاکر اعلان فرمایا He will spread my followers in all countries and make them overcome every other people by reasons & arguments. کہ جماعت احمدیہ کو دلائل کے ذریعہ فتح حاصل ہوگی۔ آخر کار باتوں باتوں میں تعداد ازدواج کا مسئلہ شروع ہو گیا۔ میں نے کہا کہ افریقن عیسائی ایک سے زائد بیویاں کرتے ہیں۔ کیا وہ اپنے عمل سے ثابت نہیں کر رہے کہ انجیل کی تعلیم ناقابل عمل ہے۔ اس پر اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا اور عاجز آ گیا روانگی کے وقت اسے قبر مسیح کا اشتہار دیا گیا۔ جو اس نے خوشی سے لے لیا۔ ہمارا یہ پندرہ روز کا تبلیغی دورہ خدا تعالے کے فضل سے کامیاب رہا۔ احباب سے درخواست ہے کہ ہمارے تمام مجاہدین بھائیوں کو جو آج کل باہر کام کر رہے ہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ماہ جنوری کے شروع میں پارلیمنٹ کے سات ممبر لنڈن سے فری ٹاؤن تشریف لائے۔ ان کے آنے کا مقصد افریقہ میں تعلیم کے ذرائع کو وسیع کرنا تھا۔ لہذا انہیں "بو" میں بھی آنا پڑا۔ مشن کی طرف سے ہر ایک کو تین کتب احمدیت یعنی حقیقی اسلام (۲) یسوع مسیح کہاں فوت ہوئے۔ (۳) تحفہ شاہزادہ ویلز) بمعہ تبلیغی خط کے گورنر آف سیرالیون کی معرفت بھجوائی گئیں۔ چند روز کے بعد ان کی طرف سے شکریہ کے خطوط موصول ہوئے۔ چند ایک نے معذرت کی۔ کہ وقت کی قلت کے باعث ہم "احمدیہ سکول بو" کا معائنہ نہ کر سکے گو دور سے ڈپٹی کمشنر نے اشارہ سے بتا دیا تھا۔ نیز ڈائرکٹر آف ایجوکیشن کیمرج تشریف لائے انہیں بھی چند کتب پیش کی گئیں۔

اس وقت "بو" میں ہمارے مشن ہاؤس کی کوئی مستقل عمارت نہیں ہے جس مکان میں ہم رہتے ہیں۔ وہ کرایہ پر لیا گیا ہے۔ موجودہ صورت میں مشن ہاؤس کی مستقل ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے عمارت کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ قارئین الفضل سے درخواست ہے۔ کہ وہ دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ہمارے مالی مشکلات کو حل فرمائے۔ اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم مشن ہاؤس کی بنیادوں کے رکھنے کے ساتھ عیسائیت کے مرکز میں احمدیت کا بیج بونے والے ہوں آمین

جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ کا سالانہ تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ کا سالانہ تبلیغی جلسہ انشاء اللہ ۳ مئی بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ مرکز سے جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس مبلغ انگلستان جناب مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ جناب الحاج مولانا عبد الرحیم صاحب نیر سابق مبلغ بلاد ویسٹ افریقہ اور جناب گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کے تشریف لانے کی قوی امید ہے

علاوہ ازیں جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر گجرات جناب ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب موگا۔ جناب خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی بھی تقادیر فرمائیں گے نیز جناب ثاقب صاحب زیروی بھی اپنے منظوم کلام سے حاضرین کو خوش رکھیں گے۔ لہذا گرد و نواح کی تمام احمدی جماعتوں سے گذارش ہے۔ کہ ضرور شریک جلسہ ہو کر مستفیض ہوں۔ رہائش و طعام کا انتظام مقامی جماعت

ایک نہایت مفید تبلیغی ٹریکٹ

مکرم محترم جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن نے حال ہی میں ایک نہایت خوبصورت ٹریکٹ ۲۴ صفحات کا "خدا تعالیٰ کا عظیم الشان پیغام" کے نام سے چار ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ مضمون اسقدر دلچسپ ہے کہ متعصب سے متعصب انسان بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور تبلیغ کا پیرایہ ایسا دلکش ہے کہ ہر سعید الفطرت انسان کے متاثر ہونے کی پوری امید ہے قیمت ایک روپیہ کے آٹھ طالب حق کو مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

کے ذمہ ہوگا۔

نوٹ:۔ ۳ مئی بروز ہفتہ ۸½ بجے شب جلسہ ہوگا۔ اور ۴ مئی کو تین اجلاس ہوں گے۔ انشاء اللہ

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور

لوکی

شادی جہیز اور ذاتی استعمال کا بہترین کپڑا تین گز کے تھان کی قیمت ۸/۴/-

لوکل ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہملٹو رجسٹرڈ لدھیانہ

طب یونانی کو بے اثر قرار دینے والوں کیلئے چیلنج

ہمارے مرکبات کا استعمال آپ کو دیسی طب کے متعلق اپنا نقطہ نگاہ بدلنے پر مجبور کردے گا

لاجواب منجن } یہ منجن واقعی میں لاجواب ہے۔ اور اپنی مثال آپ ہے۔ دانتوں کے امراض۔ مثلاً پائیوریا درد۔ پانی لگنا وغیرہ چند روز کے استعمال سے دور ہو جائیں گے۔ ڈیڑھ روپیہ شیشی

سونے کی گولیاں } زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ دو ہفتہ کا کورس ساڑھے سات روپے۔ ایک ماہ چودہ روپے۔

زود جام عشق کلاں } بےحد مقوی۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بےنظیر۔ ایک ماہ کا کورس بارہ روپے۔ دو ہفتہ چھ روپے۔

حب جواہر مہرہ عنبری } مقوی دل و دماغ و روح۔ دافع خفقان و حزن معین حمل اور محافظ شباب ہیں۔ ایک روپیہ کی چار گولیاں۔

سرمہ جواہر والا۔ مقبول خاص و عام۔ قیمت پانچ روپے فی شیشی

ٹھنڈا سرمہ:۔ آنکھوں کے لئے اکسیر ہے۔ دو روپے فی شیشی

بواسیری:۔ بواسیر کا حکمی علاج۔ ایک ماہ کا کورس آٹھ روپے۔

اکسیر ذیابیطس:۔ تجربہ شدہ زود اثر بےحد مفید مرکب ہے۔ ایک ماہ کا کورس قیمت سات روپے

اکسیر دمہ:۔ دمہ کا مجرب علاج پانچ روپے تولہ۔ خوراک ایک رتی۔

اکسیر امراض گوش:۔ کانوں کی بیماریوں کا زود اثر علاج۔ دو روپے شیشی

اکسیر اٹھرا } اعلےٰ درجہ کے اجزاء سے تیار کی گئی ہے قیمت مکمل کورس بیس روپے۔

اکسیر نرینہ اولاد } حضرت خلیفہ اولؓ کا نسخہ عمدہ اجزاء سے تیار کیا گیا ہے۔ مکمل کورس بیس روپے۔

سپاری پاک:۔ کثرت طمث اور زیادتی حیض۔ سیلان الرحم۔ سفید رطوبت کا آنا۔ اور ان کے خطرناک نتائج کے دفعیہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں۔ مستورات کی جوانی و تندرستی کی حقیقی محافظ ہے۔ صبح و شام قبل از غذا دودھ کے ہمراہ چھ ماشہ سے تولہ تک دیں۔ قیمت فی پاؤ چھ روپے۔

دوائی عسرت طمث } کمی اور تنگی اور بندش حیض کا مجرب اور زود اثر علاج ہے قیمت چھ روپے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا مجرب نسخہ ہے۔ امراض زچگی سے محفوظ رکھنے والی اور ولادت کی گھڑیاں آسان کر دینے والی مجرب دوا۔ قیمت چھ روپے پاؤ۔

صندل پوڈر } مشین سے بنی ہوئی گولیاں ہیں عورتوں کے ایام ماہواری کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے۔ خون صاف کرنے اور نیا خون پیدا کرنے اور معدہ کو درست کرنے میں مردوں عورتوں اور بچوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ ۱۲ سینکڑہ

مرکب افسنتین:۔ مقوی معدہ دل و دماغ اور جگر۔ مشین سے بنی ہوئی گولیاں چار روپے سینکڑہ

اکسیر جگر:۔ مشین سے بنی ہوئی گولیاں چار روپے

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

مقامی ایجنسی جنرل سپلائی اسٹور قادیان

شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں شباکن پسینہ لا کر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بداثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جائے تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالےٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں اعصاب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے قیمت یکصد قرص ۴/- اور پچاس قرص ۲/- شفائی درجن ۸/- علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ **دواخانہ خدمت خلق** قادیان

اپنے پیسے کی قدر کریں!

آجکل عمارتی سامان مشکل سے ملتا ہے پھر اگر اسے اناڑی لوگوں کے سپرد کر کے ضائع کر لیا جائے تو یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ اپنے پیسے کی قدر کریں۔ اور جب بھی ضرورت ہو مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان کے سند یافتہ ماہرین فن کی نگرانی میں اپنی عمارت نیز اس کے نقشے اور تخمینے تیار کرائیں!

مینیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ

ضروری خبریں

تقسیم ہند اب طے شدہ امر ہے

نئی دہلی ۲۶ اپریل۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار خصوصی نے اطلاع دی ہے کہ کانگرس اور مسلم لیگ بالآخر ہندوستان کا جو نقشہ قبول کرنے پر آمادہ ہو جائیں گی۔ ہندوستانی لیڈروں کے دماغ میں اس کا خاکہ تیار ہو چکا ہے۔ اس سلسلے میں باہمی مفاہمت کی رسمی تصدیق اس وقت ہو سکے گی جب ہندوستانی لیڈر اور والیان ریاست مل کر وائسرائے کے اجازت پر ہندوستان کی تقسیم کو منظور کریں گے۔ وزارتی مشن کی سکیم اب قطعی طور پر ختم ہو چکی ہے۔ یہ امر یقینی ہے کہ یونین مرکز معرض وجود میں نہیں آ سکے گا۔ ہندوستانی ریاستیں بھی اپنی جداگانہ حیثیت کو برقرار رکھنے کو ترجیح دیں گی۔ یقین کیا جاتا ہے کہ مسٹر جناح اور وائسرائے کی گفت و شنید اب ایسے مرحلہ پر پہنچ چکی ہے جس کے بعد مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بہت جلد بلایا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ ب اور ج گروپ کی دستور ساز اسمبلی کا اجلاس بلانے کی تیاریاں کافی حد تک مکمل ہو چکی ہیں۔ ممکن ہے اس اسمبلی کا ابتدائی اجلاس وائسرائے کی ہندوستانی لیڈروں کی کانفرنس کے فوراً بعد لاہور میں بلا لیا جائے۔

اخبارات میں سنسر کی میعاد میں اور توسیع

لاہور ۲۶ اپریل۔ گورنر پنجاب نے ایک حکم کے ذریعہ فرقہ وارانہ فسادات کے متعلق خبروں کی اشاعت پر پابندی کے احکام میں مزید دو ہفتوں کی توسیع کر دی ہے اس حکم کے مطابق فساد کے متعلق تمام خبروں کو سنسر کرانا ضروری ہے۔

جہازی ملازمین کی بھرتی بند کر دی گئی

نئی دہلی ۲۶ اپریل حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ چھ ماہ تک جہازی ملازمین کی مزید بھرتی نہیں کی جائے گی۔

خان آف قلات کا مطالبہ

نئی دہلی ۲۶ اپریل خان آف قلات نے برطانوی حکومت کے نمائندہ (وائسرائے) سے درخواست کی ہے کہ بلوچستان کے وہ حصے ریاست کو واپس کر دیئے جائیں جو انیسویں صدی میں اس سے لئے گئے تھے۔ ان میں کوئٹہ ناصر آباد، دوآب اور نشان شامل ہیں۔ اس سلسلے میں ان علاقوں کے خوانین نے طویل غور و خوض کے بعد ایک قرارداد پاس کی ہے۔ جس میں مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کو بلوچستان آنے کی دعوت دی گئی ہے۔ تاکہ وہ اس نازک مرحلہ پر راہنمائی کریں۔ ایک اور قرارداد میں مسٹر محمد خاں جوگیزئی کو مبارکباد دی گئی ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے مفاد کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے دستور ساز اسمبلی میں شرکت نہیں کی۔

تقسیم پنجاب کی مذمت

لکھنؤ ۲۶ اپریل۔ عارضی حکومت کے سابق رکن سید علی ظہیر نے ایک بیان میں کہا کہ کانگرس اپنی موجودہ روش کے ذریعہ اپنی مقبولیت اور ہر دلعزیزی کو کم کر رہی ہے۔ اس کے حامی تدریجاً اسے چھوڑتے چلے جائیں گے۔ سید علی ظہیر نے تقسیم پنجاب کے مطالبہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کانگرس نے اس مطالبہ کے ذریعہ پاکستان کو تسلیم کر لیا ہے۔ کانگرس اب انگریز اور مسلم لیگ کے رشتہ پر اپنی پالیسی مرتب کر رہی ہے

لیبر گورنمنٹ مسٹر چرچل کی غلطیوں کا خمیازہ بھگت رہی ہے

لنڈن ۲۶ اپریل۔ مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مسٹر چرچل کوئی معین پالیسی پیش کئے بغیر حکومت کے خلاف بے بنیاد الزامات عائد کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا برطانیہ کی موجودہ مشکلات مسٹر چرچل کی ہی پیدا کردہ ہیں۔ ۱۹۲۴ء میں مسٹر چرچل نے وزیر خزانہ کی حیثیت سے نہایت تباہ کن اور بدترین غلطیاں کی تھیں۔ آج ہم ان کی غلطیوں کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ آپ نے ہندوستان کے متعلق مسٹر چرچل کے اعتراضوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ مسٹر چرچل کا خیال ہے کہ ہم آج سے پچاس سال پیچھے جا سکتے ہیں ایشیا میں خود حکومت کے حصول کے لئے زبردست تحریک شروع ہو گئی ہے۔ مسٹر چرچل اس کی طرف بالکل توجہ نہیں دیتے وہ ان جمہوری اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہیں۔ جن کی حفاظت کی خاطر ہم نے جنگ لڑی تھی۔

توسیع تعلیم الاسلام کالج

کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

چندہ توسیع کالج کے متعلق جو وعدے اور رقوم وصول ہو رہی ہیں وہ کالج کے اخراجات سے بہت کم ہیں۔ اور چندہ کی وصولی کی رفتار بہت سست ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ اب تک دو لاکھ کے مطالبہ میں سے صرف ۱,۲۳,۸۹۸ روپیہ کے وعدے آئے ہیں۔ اور وصولی صرف ۷۹,۰۸۵ روپے ہے۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ احباب جن پر حسن ظنی کر کے حضور نے تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

”میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں اب ایسے لوگ شامل ہیں کہ اگر ان میں سے پانچسو آدمی بھی اس عہد کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے خدا تعالیٰ سے کیا ہے اس کام کے لئے آگے آ گئے تو وہ دوسروں کی مدد کے بغیر اس رقم کو پورا کر سکتے ہیں“ انہوں نے اپنی حیثیت کے مطابق اس فنڈ میں وعدے نہیں لکھوائے ہیں ایسے احباب کو چاہیئے کہ جو وعدے لکھوا چکے ہیں ان کی فوری ادائیگی کی طرف توجہ فرما کر مزید معقول رقم وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ تاکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جو ارشاد ہے وہ پورا ہو سکے۔ امید ہے احباب اس معاملہ میں پوری کوشش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

نظارت بیت المال قادیان

کیا آپ جانتے ہیں؟

کہ...

(۱) ایسے ذرات جن سے مادہ ترکیب پاتا ہے کل ۹۰ اقسام کے ہیں۔ انہی سے تمام دنیا و مافیہا کی تخلیق ہوئی ہے۔

(۲) Big Ben بگ بین کلاک کا پنڈولم ۱۳ فٹ لمبا اور ۶۸۵ پونڈ وزنی ہے۔

(۳) چاند کے تجسس میں پرواز کرنے والی مہم اپنے لئے پانی اور ہوا زمین سے حاصل کرے گی۔

(۴) ڈاک کا پہلا ٹکٹ ۱۸۴۰ء میں برطانیہ میں جاری ہوا تھا۔

(۵) تمام دنیا کا نصف سے زیادہ پانی بحرالکاہل میں ہے۔

(۶) انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا کی اس وقت ۲۴ جلدیں ہیں جو ۲۶ ہزار صفحات ۳ کروڑ ۷۰ لاکھ الفاظ اور ۲۴ ہزار تصاویر پر مشتمل ہیں

(۷) برطانیہ کی اس وقت آبادی ۲۰,۱۰۲,۰۰۰ نفوس پر مشتمل ہے۔ وسط ۱۹۳۹ء سے اس وقت ۳۵۲,۰۰۰ کی زیادتی ہوتی ہے۔

(۸) سب سے پہلا (Batsman) کرکٹ کا کھلاڑی جس نے ایک مقابلہ میں دو سو رنز بنائیں۔ ولیم لیمبرٹ ہے

(۹) عام لوگوں کا یہ خیال کہ بلی سخت تاریکی میں بھی دیکھ سکتی ہے غلط ہے

(۱۰) برطانیہ میں ایسی کوئی جگہ نہیں جو سمندر سے ۷۰ میل سے زیادہ دور ہو

(۱۱) اگر سمندر کے پانی سے سونا نکالنے کا کوئی آسان طریق نکل آئے تو ایک مکعب میل میں سے پچاس لاکھ پونڈ کی قیمت کا سونا نکل سکتا ہے۔

(۱۲) سب سے پہلی پارلیمنٹ ایڈورڈ اول نے ۱۲۹۶ء میں مدعو کی تھی۔

(۱۳) Basic English بیسک انگلش ۶۰۰ اسماء ۱۵۰ اسماء صفات اور ایک سو عوامل (افعال و حروف وغیرہ) پر مشتمل ہے۔

(۱۴) وائٹ ہاؤس واشنگٹن میں سب سے پہلی پبلک جگہ ہے۔

(۱۵) دنیا میں سب سے بڑا عجائب گھر برٹش میوزیم لنڈن ہے۔

منیر احمد [illegible]